سوال

(206)قصاص کا اختیار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ بنی اسرائیل کی آیت 33 :

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ٣٣ ... سورة الإسراء

کی روشنی میں بتائیں کہ اگر کوئی شخص کسی کو ناحق قتل کر دیتا ہے تو قصاص کا اختیار مقتول کے وارث/ولی کو ہو گا یا وقتِ حکومت کو؟

یعنی قاتل پر قتل ثابت ہونے پر مقتول کا ولی قاتل کو قتل کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قصاص کا حق ولی اور مقتول کے پاس اس معنی میں ہوتا ہے کہ وہی قاتل کو معاف کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کو قاتل کو معافی کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ لیکن اس حق کا یہ قطعا مطلب نہیں ہے کہ وہ وارث قاتل کو خود کر دے، بلکہ قصاص کا اجراء حکومت وقت ہی کرے گی۔ اگر ہر شخص اپنے آپ ہی قصاص لینا شروع کر دے تو پھر دنیا میں فساد برپا ہو جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتوی